محدثین کا جامع تصوّرِ دین

(صحاح ستہ کے تراجم ابواب کی روشنی میں)

مولانا محمد جرجیس کریمی

اسلام ایک مکمل نظام حیات ہے۔ جب یہ بات کہی جاتی ہے تو بعض لوگ اس کو اسلام کی سیاسی تعبیر قرار دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اسلام کو ایک نظام کی حیثیت سے پیش کرنا درست نہیں ہے۔ اس سے اس کی روحانیت مجروح ہوگی اور دین محض اقتدار اور کرسی کے حصول کا اکھاڑہ بن کر رہ جائے گا۔ بظاہر یہ بات درست معلوم ہوتی ہے، لیکن اگر گہرائی سے اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کیا جائے تو اسلام کے ایک مکمل نظام حیات ہونے سے کوئی شخص انکار نہیں کرسکتا، کیوں کہ اسلام نے انسانی زندگی کے تمام شعبوں میں رہ نمائی فراہم کی ہے۔ اس بارے میں قرآن وحدیث میں بہت سے دلائل ہیں اور علماء نے اس پر مستقل کتابیں لکھی ہیں۔ فی الحال ان سے بحث نہیں ہے۔ یہاں محدثین کرام کی کتابوں کے صرف تراجم ابواب کا تجزیاتی مطالعہ پیش کیا جارہا ہے۔ اس سے معلوم ہوگا کہ اسلام کے ایک مکمل نظام حیات ہونے کا تصور تمام محدثین کے یہاں موجود رہا ہے۔ اسی بنیاد پر انھوں نے اپنی معرکہ آرا کتب احادیث مرتب فرمائی ہیں۔

تمام کتب احادیث کا تجزیاتی مطالعہ طوالت کا باعث ہوگا، اس لیے یہاں صرف مشہور ومتداول کتب احادیث 'صحاح ستہ' کا مطالعہ پیش کیا جاتا ہے۔ صحاح ستہ میں صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابوداؤد، سنن ترمذی، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ شامل ہیں۔ ان کتب کے تراجم ابواب کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کے مرتبین نے اسلام کو ایک مکمل نظام حیات ہی کی حیثیت سے پیش کیا ہے۔ ان میں کتاب الایمان سے لے کر کتاب الآداب تک انسانی زندگی میں پیش آنے والے انفرادی، اجتماعی، دینی اور دنیوی سارے موضوعات شامل ہیں، یا ان میں سے اکثر کا احاطہ ہوگیا ہے۔

شعبہ ہائے زندگی

زندگی کے مختلف شعبہ جات کو الگ الگ عنوانات میں تقسیم کیا جائے تو عام طور پر ان کی تقسیم اس طرح ہوگی: عقائد، عبادات، معاملات، معاشرت (نکاح، طلاق، وراثت)، سیاست وحکومت، صلح وجنگ، صحت ومرض، قانون، تاریخ وسیرت اور اخلاق و آداب۔ یہ شعبہ ہائے زندگی کی بہت مجمل ومختصر تقسیم ہے۔ محدثین کے یہاں یہ تقسیم کافی وسیع ہے۔ انھوں نے زندگی کے ایسے شعبے بھی دریافت کیے ہیں اور اس بارے میں ہدایات نبویؐ جمع کی ہیں جن کی طرف عام طور پر لوگوں کے ذہن منتقل نہیں ہوتے۔ اس سے ان کی باریک بینی اور حقائقِ زندگی سے انتہائی درجہ واقفیت کے ساتھ اسلامی تعلیمات کی ہمہ گیری کا بھی پتا چلتا ہے، جیسے کتاب التعبیر، کتاب التمنی وغیرہ ہے۔ اگرچہ یہ انفرادی معاملات ہیں، مگر ان کا تعلق انسانی زندگی سے بہر حال ہے۔ یعنی آدمی کو جو خواب نظر آتے ہیں ان کا کیا حکم ہے اور ان کی تعبیر کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اسی طرح انسان کے دل و دماغ میں مختلف تمنائیں اور آرزوئیں پرورش پاتی ہیں، ان کا کیا حکم ہے؟ اس بارے میں شریعت کی کیا رہنمائی ہے؟ وغیرہ۔ محدثین نے اس طرح کے اور بھی بہت سے نفسیاتی پہلوؤں پر تراجم ابواب قائم کیے ہیں۔

کتب ستہ کے تراجم ابواب پر ایک نظر

کتب ستّہ کے محدثین نے اپنی کتب میں جو تراجم ابواب قائم کیے ہیں ان کی تفصیلی فہرست نقل کرنا طوالت کا باعث ہوگا۔ پہلے ان کی اجمالی فہرست درج کی جارہی ہے، پھر ان کا تجزیاتی مطالعہ پیش کیا جائے گا۔ صحیح بخاری کی فہرست کتب یہ ہے:

۱	کتاب بدء الوحی	وحی کا آغاز کیسے ہوا؟
۲	کتاب الایمان	ایمان سے متعلق مباحث
۳	کتاب العلم	شرعی احکام کا علم
۴	کتاب الوضوء	صفائی ستھرائی کی بحث

۵	کتاب الغسل	پا کی حاصل کرنے کی بحث
۶	کتاب الحیض	عورتوں کے مخصوص مسائل سے متعلق
۷	کتاب التیمّم	پانی نہ ہونے کی صورت میں پا کی حاصل کرنا
۸	کتاب الصلاۃ	نماز کی بحث
۹	ابواب سترۃ المصلی	نماز ادا کرنے کے ابتدائی آداب
۱۰	کتاب مواقیت الصلاۃ	نمازوں کے اوقات کی بحث
۱۱	کتاب الاذان	اذان سے متعلق بحث
۱۲	کتاب الجمعۃ	جمعہ کے بارے میں احکام
۱۳	ابواب صلاۃ الخوف	حالت جنگ میں پڑھی جانے والی نماز
۱۴	کتاب العیدین	عیدین کی نماز کی بحث
۱۵	ابواب الوتر	نماز وتر کے احکام
۱۶	ابواب الاستسقاء	قحط سالی میں بارش کے لیے نماز
۱۷	ابواب الکسوف	سورج اور چاند گرہن کے موقع پر نماز
۱۸	ابواب سجود القرآن	سجدۂ تلاوت کے بیان میں
۱۹	ابواب تقصیر الصلاۃ	سفر میں قصر نماز کے احکام
۲۰	کتاب التہجد	تہجد کی نماز کے بارے میں
۲۱	ابواب التطوع	نوافل سے متعلق بحث
۲۲	کتاب فضل الصلاۃ فی مسجد مکہ والمدینہ	مکہ اور مدینہ میں نماز کے فضائل
۲۳	ابواب العمل فی الصلاۃ	نماز میں کون سے اعمال انجام دیے جاسکتے ہیں
۲۴	کتاب السہو	سجدۂ سہو کے بیان میں
۲۵	کتاب الجنائز	جنازے کے احکام
۲۶	کتاب الزکاۃ	زکوٰۃ کے احکام
۲۷	ابواب صدقۃ الفطر	صدقۃ الفطر کی بحث
۲۸	کتاب الحج	مناسک حج کے احکام
۲۹	ابواب العمرۃ	عمرہ سے متعلق بحث
۳۰	ابواب المحصر	حج وعمرہ کی راہ میں رکاوٹوں سے متعلق بحث

۳۱	کتاب جزاء الصید	حج میں شکار کرنے کا کفارہ
۳۲	کتاب فضائل المدینۃ	مدینہ کے فضائل
۳۳	کتاب الصوم	روزہ کے احکام
۳۴	کتاب صلاۃ التراویح	تراویح سے متعلق بحث
۳۵	کتاب فضل لیلۃ القدر	شب قدر کی فضیلت
۳۶	ابواب الاعتکاف	اعتکاف کے احکام
۳۷	کتاب البیوع	کاروبار سے متعلق احکام
۳۸	کتاب السلم	تجارت کی ایک قسم
۳۹	کتاب الشفعۃ	تجارت میں ہمسائیگی کا لحاظ کرنے کے بارے میں
۴۰	کتاب الاجارۃ	اجرت سے متعلق ضوابط
۴۱	کتاب الحوالات	کوئی معاملہ دوسرے کے حوالے کرنا
۴۲	کتاب الکفالۃ	کسی کی کفالت کرنا
۴۳	کتاب الوکالۃ	کاروباری معاملات میں وکالت کرنا
۴۴	کتاب الحرث والمزارعۃ	کھیتی باڑی کے معاملات
۴۵	کتاب المساقاۃ	کھیتوں کی سینچائی کے معاملات
۴۶	کتاب فی الاستقراض وأداء الدیون والحجر والتفلیس	قرض لینا اوراس کی ادائیگی کے معاملات
۴۷	کتاب الخصومات	معاملات میں اختلافات وخصومات کا حل
۴۸	کتاب اللقطۃ	لاوارث شے کے بارے میں
۴۹	کتاب المظالم	معاملات میں ظلم وغصب کے بارے میں
۵۰	کتاب الشرکۃ	شراکت ومضاربت
۵۱	کتاب الرھن	گروی کے احکام
۵۲	کتاب العتق	غلام آزاد کرنے سے متعلق بحث
۵۳	کتاب المکاتب	غلام سے عہد وپیمان کرنے سے متعلق بحث
۵۴	کتاب الھبۃ وفضلھا والتحریض علیھا	ہبہ کے احکام
۵۵	کتاب الشہادات	معاملات میں گواہیوں سے متعلق بحث

۵۶	کتاب الصلح	آپس میں صلح کرنا
۵۷	کتاب الشروط	معاملات میں شرائط طے کرنا
۵۸	کتاب الوصایا	میراث میں وصیت کرنا
۵۹	کتاب الجھاد والسیر	جہاد کے فضائل، احکام، شروط وغیرہ
۶۰	کتاب فرض الخُمس	مال غنیمت تقسیم کرنے سے متعلق بحث
۶۱	کتاب الجزیۃ والموادعۃ	جزیہ کے احکام
۶۲	کتاب بدء الخلق	کائنات سے متعلق بنیادی عقائد
۶۳	کتاب احادیث الانبیاء	انبیاء و رسل کی سیرت
۶۴	کتاب المناقب	اصحاب رسولؐ کی سیرت
۶۵	کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ	اصحاب رسولؐ میں فرق مراتب کی بحث
۶۶	کتاب مناقب الانصار	انصار کے مناقب
۶۷	کتاب المغازی	عہد نبوی میں پیش آمدہ جنگوں کی تفصیلات
۶۸	کتاب التفسیر	قرآن کی سورتوں اور آیتوں سے متعلق تفسیر و تشریح
۶۹	کتاب فضائل القرآن	قرآن کی سورتوں کے الگ الگ فضائل
۷۰	کتاب النکاح	شادی بیاہ کے احکام
۷۱	کتاب الطلاق	طلاق کے احکام
۷۲	کتاب النفقات	بیوی بچوں کے نان و نفقہ سے متعلق بحث
۷۳	کتاب الاطعمۃ	کھانے کے احکام
۷۴	کتاب العقیقۃ	نومولود کی پیدائش پر جانور ذبح کرنا
۷۵	کتاب الذبائح والصید	جانور ذبح کرنے اور جانور شکار کرنے کے بارے میں
۷۶	کتاب الاضاحی	قربانی کے احکام
۷۷	کتاب الاشربۃ	پینے سے متعلق احکام
۷۸	کتاب المرضیٰ	بیماروں کے احکام
۷۹	کتاب الطب	علاج کے احکام
۸۰	کتاب اللباس	لباس کے کے احکام

۸۱	کتاب الادب	انفرادی آداب کی بحث
۸۲	کتاب الاستئذان	دوسرے کے گھر میں داخلہ کے لیے اجازت لینا
۸۳	کتاب الدعوات	دعاؤں کی بحث
۸۴	کتاب الرقاق	آخرت کو ترجیح دینے کی بحث
۸۵	کتاب القدر	تقدیر کی بحث
۸۶	کتاب الایمان والنذور	قسم اور نذر کے بارے میں
۸۷	کتاب کفارات والایمان	قسم توڑنے کے کفارہ کے بارے میں
۸۸	کتاب الفرائض	وراثت سے متعلق بحث
۸۹	کتاب الحدود	وہ جرائم جن پر شرعی حدود قائم کیے جاتے ہیں
۹۰	کتاب المحاربین من أہل الکفر والردۃ	مرتد کے احکام
۹۱	کتاب الدیات	وہ جرائم جن کی سزا سے مال دے کر بچا جاتا ہے
۹۲	کتاب استتابۃ المرتدین المعاندین وقتالھم	مرتد کو توبہ و استغفار کی مہلت کی بحث
۹۳	کتاب الاکراہ	مجبور کر کے کوئی جرم کرانے کی بحث
۹۴	کتاب الحیل	احکام کی انجام دہی میں حیلہ سازی کی حیثیت
۹۵	کتاب التعبیر	خوابوں کی تعبیر کی بحث میں
۹۶	کتاب الفتن	زمانے کے فتنہ وفساد کے احکام
۹۷	کتاب الاحکام	شرعی احکام کی حیثیت سے متعلق بحث
۹۸	کتاب التمنّی	تمنا و آرزو سے متعلق بحث
۹۹	کتاب اخبار الاحاد	شخص واحد کی خبر کی حیثیت
۱۰۰	کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ	دین میں کتاب وسنت کی حیثیت
۱۰۱	کتاب التوحید	عقائد سے متعلق کلامی مباحث

یہ ترتیب صحیح بخاری کی ہے۔ صحیح مسلم کے ابواب مجموعی طور پر یہی ہیں، مگر ترتیب میں جزوی فرق ہے۔ بعض مباحث کا اضافہ ہے تو بعض مباحث کم ہیں، جیسے صحیح بخاری میں کتاب اللعان، کتاب الامارۃ والقضا، کتاب السلام، کتاب الشعر اور کتاب

التوبہ نہیں ہیں (واضح رہے کہ یہ کمی صرف تبویب میں ہے، فی نفسہٖ یہ مباحث اس میں موجود ہیں) جب کہ صحیح مسلم میں ان مباحث کا اضافہ ہے۔ اس کے برعکس بعض مباحث صحیح مسلم میں نہیں ہیں، مگر صحیح بخاری میں ہیں۔ سنن ابوداؤد میں مباحث وہی ہیں، مگر چونکہ اس کا موضوع سنن اور احکام بیان کرنا ہے اس بنا پر اس میں عقائد کے مباحث اور کتاب الایمان جیسے ابواب نہیں ہیں۔ جامع ترمذی کے ابواب تقریباً وہی ہیں جو ابوداؤد کے ہیں۔ ترتیب میں جزوی فرق ہے۔ البتہ اس میں کچھ ابواب سنن ابوداؤد سے زائد ہیں، جیسے کتاب الامثال، کتاب العلل وغیرہ۔ سنن نسائی کے مباحث سابقہ کتب کے مماثل ہیں۔ اس میں جامع ترمذی کے مقابلے میں چند ابواب کا اضافہ ہے۔ جیسے کتاب الامامۃ، کتاب الافتتاح، کتاب التطبیق، کتاب الاحباس وغیرہ۔ سنن ابن ماجہ کے ابواب سنن ابوداؤد کے مماثل ہیں۔ جامع ترمذی و سنن نسائی کے مقابلے میں اس کے ابواب کم ہیں۔ مجموعی طور پر تمام کتب ستّہ کے مباحث ملتے جلتے ہیں، مگر جامعیت کے اعتبار سے صحیحین اور ترمذی کو فوقیت حاصل ہے۔

ابواب کا تجزیاتی مطالعہ

ان ابواب کا بہ نظر غائر مطالعہ کیا جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان میں انسان کے دینی و دنیوی اور انفرادی و اجتماعی مسائل و ضروریات کا بہت ہی جامعیت کے ساتھ احاطہ کیا گیا ہے اور ان کے بارے میں نبی کریم ﷺ کی احادیث پیش کی گئی ہیں، جن سے زندگی کی راہیں روشن ہوتی ہیں اور آدمی کسی بھی مرحلہ یا موڑ پر رہ نمائی سے محروم نہیں رہتا۔ سہولت کی خاطر ان ابواب کی تفہیم کے لیے انھیں دینی اور دنیوی دو بڑے عنوانات میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ انسانی زندگی کے کچھ مسائل دین سے متعلق ہیں اور کچھ دنیا سے۔ مثلاً عقائد، ایمان، عبادات وغیرہ، یہ دین سے متعلق ابواب ہیں۔ بیع وشراء، نکاح و طلاق، وراثت، حدود، اکل وشرب اور طب وغیرہ، یہ دنیا سے متعلق مسائل ہیں۔ پھر ان میں کچھ انفرادی نوعیت کے مسائل ہیں اور کچھ مسائل اجتماعی نوعیت کے ہیں، جیسے ایمان، عقائد، اکل و شرب، طب وغیرہ خالص انفرادی معاملات ہیں، جب کہ عبادات کی ادائیگی، بیع وشراء، نکاح

وطلاق اور حدود کا نفاذ وغیرہ اجتماعی معاملات ہیں، ان میں ایک سے زائد افراد کا شامل ہونا فطری ہے۔ ان تمام اقسام کے مسائل کے ذیل میں محدثینِ کتب ستہ نے تراجم ابواب قائم کیے ہیں اور ان میں رسول کریم ﷺ کی رہ نمائی فراہم کی ہے، اس سلسلے میں کتب ستہ کی تفصیلی فہرست ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ اجمالی فہرست بھی نتیجہ اخذ کرنے کے لیے کافی ہے، جیسا کہ اوپر کے صفحات میں مختصراً ان کی فہرست دی گئی ہے۔

دینی مسائل پر تراجم ابواب

دین کا آغاز عقیدے سے ہوتا ہے۔ ایمان ویقین کا نام عقیدہ ہے۔ تمام محدثین نے سب سے پہلے کتاب الایمان کا ذکر کیا ہے۔ اس کے ذیل میں ایمانیات سے متعلق جملہ تفصیلات درج کی ہیں۔ ایمان کیا ہے؟ اس کی کتنی شاخیں ہیں؟ اس کی کیا شرائط ہیں؟ کن کن باتوں پر ایمان لانا واجب ہے؟ کیا ایمان گھٹنے بڑھنے والی چیز ہے؟ ایمان وعمل میں باہم کیا تعلق ہے؟ اس کی نشانیاں کیا ہیں؟ ایمان کے منافی کون سے اعمال ہیں؟ وغیرہ۔ اس طرح کی تمام تفصیلات درج ہیں۔

دین میں ایمان کے بعد عبادات کی اہمیت ہے۔ اس بنا پر تمام محدثین ایمان کے بعد عبادات کے ابواب لائے ہیں۔ لیکن چونکہ عبادات کی ادائیگی ظاہری صفائی ستھرائی کے بغیر نہیں ہوسکتی، اس وجہ سے کتاب الایمان و کتاب الصلوٰۃ کے درمیان کتاب الطہارۃ (پاکی) کے ابواب ہیں، جن میں وضو، غسل، تیمّم وغیرہ کے مسائل بیان ہوئے ہیں۔ طہارت کا تعلق عورتوں سے بھی ہے، اس لیے اس ضمن میں عورتوں کے مخصوص مسائل جیسے حیض اور نفاس وغیرہ کا ذکر آیا ہے۔ اس سے اسلام کی ہمہ گیری کا اندازہ ہوتا ہے۔ عبادات میں سب سے زیادہ اہمیت نماز کی ہے، اس وجہ سے کتاب الصلاۃ سب سے پہلے لائی گئی ہے۔ اس ضمن میں نماز سے متعلق تمام تفصیلات درج ہیں، جس کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں ہے۔ قرآن میں نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا ذکر کیا گیا ہے۔ محدثین نے بھی اس ترتیب کو باقی رکھا ہے۔ کتاب الزکاۃ کے ذیل میں اموال زکوٰۃ، نصاب، مقدار، مصارف اور مستحقین کا ذکر ہوا ہے۔ نماز بدنی عبادت ہے اور زکوٰۃ مالی عبادت۔ حج مالی اور جسمانی

دونوں ہے۔ بنا بریں عبادات میں تیسرے نمبر پر حج کا ذکر ہے۔ مناسک حج کی بہت سی تفصیلات ہیں۔ ان سب کا احاطہ کیا گیا ہے اور دین پر چلنے والا کہیں رہ نمائی سے محروم نہیں رہتا۔ حج کے بعد صیام/صوم (روزہ) کا ذکر ہے اور اس سے متعلق جملہ تفاصیل مذکور ہیں۔ دینی امور میں اخلاقیات کی بھی خاص اہمیت ہے۔ محدثین نے کتاب الآداب یا کتاب البر والصلۃ کے عنوان سے اخلاق کی تفصیلات فراہم کی ہیں۔ خاص طور سے انفرادی طور پر آدمی کو کن صفات کا حامل ہونا چاہیے اور کن مذموم عادات و اوصاف سے بچنا چاہیے ان کا مفصل ذکر کیا گیا ہے جن میں راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانے سے لے کر تمام متعلقین کے حقوق تک کا ذکر ہوا ہے۔ دین و دنیا میں اصل اہمیت کس کی ہے اور کون قابل ترجیح ہے۔ اس ضمن میں کتاب الزہد والرقائق کے عنوان سے تفصیلات مندرج ہیں۔ آدمی کو اپنی عاجزی و بے بسی اور مختلف آفات، بلاؤں اور مصائب و مشکلات کے پس منظر میں دعاؤں کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس ضمن میں کتاب الدعوات کا باب قائم کیا گیا ہے۔ دینیات میں تقدیر کا مسئلہ بھی اہم ہے، اس لیے کتاب القدر کے نام سے ایک باب قائم کیا گیا ہے۔ دین میں کتاب وسنت کی اتباع اور احکام الٰہی کی حیثیت کی وضاحت کے لیے کتاب الاحکام اور کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کے ابواب قائم کیے گئے ہیں۔ عقائد کے ضمن میں بعض مسائل میں اختلافات ہو سکتے ہیں۔ اختلاف چونکہ استثنائی صورت ہے اور محمود نہیں ہے، اس لیے اس کا ذکر کتاب التوحید کے عنوان سے آخر میں دیا گیا ہے۔ دینی موضوعات کے ذیل میں انبیاء ورسل کی سیرت و واقعات اور حضرت محمد ﷺ کی سیرت اور آپ کے اصحابؓ کی سیرت کی اہمیت واضح ہے، اس کے لیے کتاب الانبیاء اور کتاب المناقب کے مباحث ہیں۔ دین کا بنیادی ماخذ ومرجع قرآن ہے۔ قرآن اور اس کی مختلف سورتوں کے فضائل اور اس کی تفسیر اہم اجزاء ہیں، اس کے لیے کتاب التفسیر، کتاب فضائل القرآن کے ابواب قائم کیے گئے ہیں۔ یہ تراجم ابواب کا اجمالی تجزیہ ہے۔ تفصیلی طور پر جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ محدثین نے پیش آمدہ تمام مسائل کی جزئیات کا احاطہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس کے لیے تفصیلی فہرست ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

دنیوی مسائل پر تراجم ابواب

جہاں تک دنیوی مسائل کا سوال ہے تو یہ بات جاننی چاہیے کہ شریعت میں دین و دنیا کی تفریق نہیں ہے۔ لیکن محض تقریب فہم کے لیے یہاں اس کو الگ سے بیان کیا گیا ہے۔ دنیوی مسائل میں محدثین نے سب سے پہلے معاملات کے مسائل لیے ہیں۔ اس ضمن میں سب سے پہلے کتاب البیوع ہے۔ ظاہر ہے کہ زندگی کا کارواں خرید وفروخت اور باہمی لین دین (کاروبار) کی بنیاد پر رواں دواں ہے۔ صحیح بخاری میں کتاب البیوع میں ایک سوتیرہ ابواب قائم کیے گئے ہیں، جن میں بیع وشراء کی تمام قسموں اور نوعیّتوں سے متعلق ہدایات نبوی جمع کی گئی ہیں۔ مگر معاملات زندگی کی کچھ نوعتیں اور ہیں جن کا بھی ذکر ہونا چاہیے تھا۔ محدثین نے اس طرح کے تمام پہلوؤں پر الگ الگ عنوانات کے تحت تراجم ابواب قائم کیے ہیں۔ جیسے کتاب الاجارۃ (اجرت سے متعلق مباحث) کتاب الحوالات (کاروباری طریقے سے کوئی چیز کسی کے حوالے کرنے سے متعلق) کتاب الکفالۃ (کسی کی کفالت سے متعلق) کتاب الوکالۃ (لین دین میں وکالت سے متعلق) کتاب الحرث والمزارعۃ (کھیتی باڑی سے متعلق) کتاب المساقاۃ (سینچائی) کتاب الاستقراض (قرض کا لین دین) کے ابواب قائم کیے ہیں۔ یہ معاملات طے کرتے وقت فریقین میں اختلاف و خصومت کی صورت بھی پیدا ہوسکتی ہے۔ اس ضمن میں کتاب الخصومات کا باب قائم کیا گیا ہے۔ لاوارث اشیاء ایک معاملاتی مسئلہ ہے۔ اس کے لیے کتاب اللقطہ (گری پڑی چیز سے متعلق) کے تحت تعلیمات درج ہیں۔ انسان کے اندر حرص ولالچ کی وجہ سے ظلم وزیادتی کا جذبہ بھی پایا جاتا ہے۔ اس کے لیے کتاب المظالم کے عنوان سے باب قائم کیا گیا ہے۔ معاملات کے ذیل میں شرکت ومضاربت، گروی رکھنا یا لینا، غلام کی آزادی ومکاتبت، ہدایا کا لین دین، گواہی پیش کرنا، صلح وصفائی، یا لین دین میں شرائط طے کرنا، اور موت سے پہلے زمین جائیداد سے متعلق وصیت کرنا ان سب مباحث کے لیے بالترتیب کتاب الشرکۃ، کتاب الرھن، کتاب العتق، کتاب المکاتب، کتاب الھبۃ، کتاب الشھادات، کتاب الصلح، کتاب الشروط اور کتاب الوصایا کے ابواب قائم کیے گئے ہیں۔

معاملات کے بعد معاشرت کا درجہ ہے۔اس بارے میں شریعت کی پوری رہ نمائی موجود ہے۔ کتاب النکاح سے لے کر کتاب العقیقہ تک معاشرت کے ہر پہلو کا تفصیلی ذکر ہوا ہے۔کتاب النکاح میں سب سے پہلے نکاح کی فضیلت واہمیت بیان کر کے نوجوانوں کو تجرد کی زندگی سے بچنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ بعدہ لڑکا اور لڑکی کو آپس میں پسند و ناپسند کا اختیار دیا گیا ہے، جو کہ ایک فطری بات ہے۔ پھر معاشرت کے دیگر اصول و آداب اور شرائط بیان ہوئے ہیں۔زوجین کے حقوق بھی اس ضمن میں مذکور ہیں۔ ہر شادی کامیاب نہیں ہوتی، بعض وقت میاں بیوی کے درمیان علاحدگی ضروری ہو جاتی ہے، اس بنا پر شریعت میں طلاق کی گنجائش رکھی گئی ہے۔اس کے لیے محدثین نے کتاب الطلاق کے عنوان سے باب قائم کیا ہے۔بیوی بچوں پر مال خرچ کرنا اور ان کے نان ونفقہ کی ذمہ داری اٹھانا ایک اہم مسئلہ ہے۔اس کے لیے کتاب النفقات کے تحت تفصیلات درج ہیں۔نکاح کا ایک مقصد تناسل اور طلب اولاد ہے۔اولاد کی پیدائش پر کن چیزوں کا اہتمام ہونا چاہیے اور نومولود کے کیا حقوق ہیں؟ اس بارے میں کتاب العقیقہ وکتاب الرضاع کے ابواب قائم کیے گئے ہیں۔

تغذیہ انسان کی بنیادی ضرورت ہے اور زندگی کی بہار کھانے پینے کے دم سے قائم ہے۔اس لیے محدثین نے کتاب الاطعمۃ ، کتاب الاشربۃ اور کتاب الذبائح والصید وغیرہ میں کھانے پینے سے متعلق جملہ تفصیلات بیان کی ہیں۔حلال وحرام کی تفصیل سے لے کر منہ میں لقمہ ڈالنے کے آداب تک بیان ہوئے ہیں۔انسان کی بنیادی ضروریات میں لباس بھی ہے۔کتاب اللباس میں اس ضمن کی ضروری باتوں کی طرف رہ نمائی کی گئی ہے۔ انسان کے ساتھ صحت ومرض اور موت وحیات جڑی ہوئی ہے۔اس کے احکام کے لیے کتاب المرضی، کتاب الطب اور کتاب الجنائز کے ابواب قائم کیے گئے ہیں۔اور ان کے بارے میں ہدایات نبویؐ جمع کی گئی ہیں۔ان ابواب کی ترتیب میں بھی حکمت پیش نظر رکھی گئی ہے۔کھانے پینے کے ساتھ مرض ہے، مرض کے بعد علاج ومعالجہ کی ضرورت ہوتی ہے اور مرض کے ساتھ موت جڑی ہوتی ہے۔لہٰذا پہلے کھانے پینے کا ذکر ہوا اور آخر میں تکفین و

تدفین کا۔ کسی کی موت ہوجانے پر وراثت کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے، وراثت میں کس کو کتنا حصہ ملنا چاہیے، کون کون وارث ہوگا اور وراثت کیسے تقسیم کی جائے گی۔ کتاب الفرائض میں ان سب باتوں سے متعلق ہدایات منقول ہیں۔

انسانوں میں سبھی نیک نہیں ہوتے، کچھ مجرم اور جرائم پیشہ ہوتے ہیں۔ جرائم اور مجرموں کا قلع قمع کیسے کیا جائے؟ کس جرم پر کون سی سزا دی جائے؟ جرائم کے اثبات کے کیا طریقے ہیں؟ کتاب الحدود میں اس کی تفصیلات درج ہیں۔ جرائم سے متاثرین کی دل داری کا ایک طریقہ یہ ہے کہ مجرم کو اس کے جرم کے مطابق سزا دی جائے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ مال کے ذریعہ اس کی تلافی کی جائے۔ اس ضمن میں کتاب الدیات کا عنوان قائم کیا گیا ہے جس میں دیت کی صورتوں، شرائط اور اس کا نصاب مفصل مذکور ہے۔

مذکورہ بالا احکام حالتِ امن سے متعلق ہیں۔ بعض وقت جنگ کی صورت حال پیدا ہوجاتی ہے اور اسلامی ریاست کو عسکری اقدام کرنا پڑتا ہے۔ اس سلسلے میں فوج کو منظّم کرنا اور لوگوں کو قتال و جہاد کے لیے آمادہ کرنا جیسے مسائل کتاب الجہاد والسیر میں مذکور ہیں۔ جنگ و صلح کے اصول وضوابط، جنگ میں کس کو نشانہ بنایا جائے اور کس کو نشانہ نہ بنایا جائے؟ مالِ غنیمت کی تقسیم، قیدیوں اور شہیدوں کے پس ماندگان کے مسائل، مغلوب قوم کے ساتھ کیا رویہ اختیار کیا جائے؟ مفتوحہ علاقوں کی تنظیم و نگرانی کیسے ہو؟ ان امور سے متعلق تفصیلات کتاب المغازی، کتاب فرض الخمس اور کتاب الجزیۃ وغیرہ میں مذکور ہیں۔

خود ریاست کی تشکیل، اس کی تنظیم اور اس کے مختلف اداروں جیسے عدلیہ، مقنّنہ، منتظمہ، نافذہ (ادارۂ پولیس) اور شوریٰ وغیرہ کا قیام، عہدوں اور مناصب سے متعلق اسلامی نقطۂ نظر، بیت المال کے مصارف، راعی اور رعایا (حکم راں اور عوام) کے حقوق و واجبات کی تفصیل کتاب الامارۃ والقضاء اور کتاب الاحکام وغیرہ میں بیان ہوئی ہیں۔ اس طرح کتاب الطھارۃ سے لے کر کتاب الامارۃ تک تمام امور و مسائل سے متعلق رہ نمائی فراہم کی گئی ہے۔

مسائل کی انفرادی واجتماعی تقسیم

مسائل کی ایک تقسیم انفرادی اور اجتماعی کی ہے۔ اس پہلو سے تراجم ابواب کا مطالعہ کیا جائے تو یہاں بھی دونوں قسموں کے حوالے سے پوری رہ نمائی موجود ہے۔ انفرادی طور پر پیش آنے والا شاید ہی کوئی ایسا مسئلہ ہو جس کے بارے میں شریعت کی رہ نمائی نہ ہو۔ اسی طرح اجتماعی امور سے متعلق جملہ مسائل میں ہدایت فراہم کی گئی ہے۔ اس ضمن میں گذشتہ تفصیل سے نتیجے تک پہونچا جا سکتا ہے۔

دینی امور میں عقائد وایمانیات انفرادی مسائل ہیں، جب کہ عبادات انفرادی ہونے کے ساتھ اجتماعیت کا رنگ لیے ہوئے ہیں، جیسے نماز کی مساجد میں جماعت کے ساتھ ادائیگی، زکوٰۃ کا بیت المال میں جمع ہونا، روزے میں سحری افطار اور تراویح کی ادائیگی اجتماعیت کے ساتھ ہوتی ہے۔ حج اسلام میں اجتماعیت کا سب سے بڑا مظہر ہے۔ اس میں دنیا کے کونے کونے سے مختلف رنگ ونسل اور عمر وجنس کے لوگ یک جا ہو کر ایک ساتھ مناسکِ حج ادا کرتے ہیں۔ اسی طرح اخلاقیات اور آداب میں کچھ امور کا تعلق فرد سے ہے اور کچھ کا اجتماعیت سے۔ جیسے عطر لگانا، ناخن کاٹنا، کنگھی کرنا، انگوٹھی پہننا وغیرہ۔ ان سب باتوں کا تعلق فرد سے ہے، جب کہ غیبت، چغلی، حسن سلوک، صلہ رحمی، راستہ میں چلنا، مجلس میں بیٹھنا، حفظ لسان، دوسروں کے گھروں میں داخل ہونے کے لیے اجازت لینا وغیرہ کا تعلق اجتماعیت سے ہے۔ تلاوت قرآن، زہد وغیرہ انفرادی امور ہیں، جب کہ جنازہ میں شریک ہونا اجتماعی معاملہ ہے۔

دنیوی امور میں کھانا پینا اور صحت ومرض انفرادی مسائل ہیں، جب کہ نکاح و طلاق اجتماعی مسائل ہیں۔ بیع وشراء بعض پہلو سے انفرادی مسائل ہیں تو بعض پہلو سے اجتماعی ہیں۔ اسی طرح دیگر معاملات کی بھی یہی نوعیت ہے۔ تمنا وآرزو، خوابوں کی تعبیر وغیرہ انفرادی امور ہیں تو حدود وقوانین کا نفاذ اور امارت وحکومت اور عدلیہ وقضاء یہ سب اجتماعی ہیں۔ غرض کتب احادیث میں ان تمام پہلوؤں سے ارشادات نبوی پر مشتمل نصوص و ہدایات جمع کی گئی ہیں، جن سے دین پر چلنے والا کبھی اور کسی مرحلے میں رہ نمائی سے محروم نہیں

رہتا، بلکہ ہر مرحلہ میں شریعت اس کی دست گیری کرتی ہے اور اس کو صراط مستقیم روز روشن کی طرح نظر آتا ہے۔

اسلامی نظامِ حیات کی بعض خصوصیات

اسلام ایک نظام بھی ہے اور ایک عقیدہ بھی۔ اس پہلو سے اس کی بعض خصوصیات ہیں، جو دوسرے نظام ہائے زندگی میں نہیں پائی جاتیں: ان میں سب سے پہلی خصوصیت یہ ہے کہ یہ نظام اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ہے، کسی انسان کا مرتب کردہ نہیں ہے۔ اس پر عمل کرنے والا عنداللہ اجر کا مستحق ہوگا۔ اسی لیے امام بخاری نے سب سے پہلے وحی آنے کی کیفیت اور ''انما الاعمال بالنیات'' والی روایات بیان کی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تعلیمات وحی پر مبنی ہیں اور اگر ان پر حسن نیت کے ساتھ عمل کیا جائے تو بندہ اللہ تعالیٰ کے یہاں یقیناً سرخرو ہوگا اور دنیا میں بھی اسے کامیابی ملے گی۔ اس کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ یہ نظام 'یُسر' یعنی آسانی پر مبنی ہے۔ دین میں سختی اور تکلیف مالا یطاق نہیں ہے، ہر شخص کے لیے اس کی واقعی استطاعت وطاقت کے مطابق احکام ہیں۔ محدثین نے اس نکتے کو بھی واضح کیا ہے۔ اس کی تیسری خصوصیت یہ ہے کہ یہ انسانی فطرت کے مطابق ہے جس میں انسان کی خواہشات وجذبات کی پوری رعایت کی گئی ہے، انسانی فطرت کو کچل کر احکام نہیں دیے گئے ہیں۔ اسلامی تعلیمات کے تفصیلی مطالعہ سے یہ بات واضح طور پر اجاگر ہوتی ہے۔ چوتھی خصوصیت یہ ہے کہ یہ نظام اعتدال وتوازن پر مبنی ہے اس میں افراط وتفریط نہیں ہے۔ اس کی جو تعلیمات ہیں وہ متوازن ومعتدل ہیں، اس پر عمل کرنے والا کہیں بھی افراط وتفریط کا شکار نہیں ہوسکتا۔ ہر شعبہ حیات میں یہ توازن موجود ہے۔ اس نظام حیات کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس کا عملی نمونہ خود اس کے بیان کرنے والے (حضرت محمد ﷺ) نے پیش کر دیا ہے۔ اس لیے اب یہ سوال پیدا نہیں ہوسکتا کہ یہ قابل عمل نہیں ہے۔ اور اس پر چل کر انسانیت فلاح نہیں پاسکتی، بلکہ رسول کریم ﷺ نے اس کا عملی نمونہ پیش کر کے ان سوالات کا جواب دے دیا ہے۔